



## سوال

(334) جس عورت کے ساتھ محرم نہ ہو اس پر حج واجب نہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سبائ کی ایک عورت جو نیکی اور تقویٰ میں مشہور ہے وہ ادھیڑ عمر کی ہے بلکہ بڑھاپے کی طرف مائل ہے۔ وہ فرض حج کرنا چاہتی ہے لیکن اس کے ساتھ کوئی محرم نہیں ہے، ہاں البتہ معززین شہر میں سے ایک شخص جو نیکی و تقویٰ میں مشہور ہے اور اس کے ہمراہ محرم عورتیں بھی ہیں تو کیا اس عورت کے لیے یہ صحیح ہے کہ اس آدمی کے ہمراہ عورتوں کے ساتھ مل کر حج کرے جبکہ آدمی اس کی نگہداشت کرے گا؟ یا اس عورت سے فریضہ حج ساقط ہو جائے گا کیونکہ اسے اگرچہ مالی استطاعت تو ہے لیکن اس کے ساتھ محرم نہیں ہے؟ براہ کرم اس مسئلہ میں ہمیں فتویٰ دیجئے کیونکہ ہمارا بعض بھائیوں کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وہ عورت جس کے ساتھ محرم نہ ہو، اس پر حج واجب نہیں ہے کیونکہ عورت کے لیے محرم بمنزلہ سبیل کے ہے اور استطاعت سبیل و حج کے لیے شرط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۙ ۹۷ ... سورة آل عمران

”اور لوگوں پر اللہ کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے۔“

اس عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ حج یا کسی اور مقصد کے لیے اپنے شوہر یا محرم کے بغیر سفر کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(لائکل لامرأة تو من باللہ والیوم آخرتسا فرمسیرة یوم ولیئذ الامع ذی محرم علیها) (صحیح البخاری التتصیر باب فی کم یقتصر الصلاة ح: 1088 و صحیح مسلم الحج باب سفر المرأة مع محرم ح: 1339)

”اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ ایک دن اور رات کا سفر محرم کے بغیر کرے۔“

بخاری و مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:



(لايتخلون رجل بامرأة الا ومعها ذو محرم ولا تسافر المرأة الا مع ذي محرم)

’کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے الا یہ کہ اس کا محرم اس کے ساتھ ہو اور نہ کوئی عورت محرم کے بغیر سفر کرے۔‘ یہ ارشاد سن کر ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری بیوی حج کے لیے جا رہی ہے اور میرا نام فلاں فلاں غزوہ کے لیے لکھا جا چکا ہے تو آپ نے فرمایا:

(انطلق فحج مع امرأته) (صحیح البخاری النکاح باب لايتخلون رجل بامرأة الخ: 5233 وجزاء الصيد باب حج النساء: 1862 وصحیح مسلم الحج باب سفر المرأة مع محرم الخ: 1341)

’تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔‘

امام حسن بصری، نخعی، احمد، اسحاق، ابن منذر اور اصحاب الراسنے کا بھی یہی قول ہے اور عموم احادیث کے موافق ہونے کی وجہ سے یہی قول صحیح ہے کہ عورت کے لیے شوہر اور محرم کے بغیر سفر کرنا منع ہے۔ امام مالک، شافعی اور اوزاعی رحمۃ اللہ علیہم کا قول اس کے خلاف ہے کہ انہوں نے ایسی شرط ذکر کی ہے جس کی کوئی دلیل نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ابن منذر فرماتے ہیں انہوں نے ظاہر حدیث کے مطابق قول کو ترک کر دیا ہے اور ان میں سے ہر ایک نے ایک ایسی شرط ذکر کی ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک: ج 2 صفحہ 250

محدث فتویٰ